REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم سہ شنبہ — ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۸/۱۳ ‖ ۱۵ فتح ۱۳۳۸ھ ش ۱۵ دسمبر ۱۹۵۹ء ‖ نمبر ۲۹۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۴ر دسمبر بوقت ۱/۲-۱۰ بجے صبح

پرسوں اور کل حضور کو اعصابی بے چینی اور ضعف کی شکایت رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے

احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعائیں میں لگے رہیں۔

خاکسار:- (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ۱/۲-۱۰ بجے صبح ربوہ ۱۴ر دسمبر

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۱۴ر دسمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے مگر ابھی کلائی پوری طرح حرکت نہیں کرتی۔ احباب جماعت و صحابہ کرام کی خدمت میں کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار:- (ڈاکٹر) مرزا منور احمد
ربوہ

جہلم کے بند کی تعمیر کیلئے ۱۵ لاکھ روپیہ

جہلم ۱۴ر دسمبر۔ شہر جہلم کو سیلابوں کی تباہی سے بچانے کے لئے جو بند بنایا جائے گا اس کی تعمیر کے لئے ۱۵ لاکھ روپیہ منظور ہو گیا ہے۔ بند کی تعمیر شروع ہو چکی ہے۔ یاد رہے لفٹیننٹ جنرل اعظم خاں جب لاہور سے راولپنڈی جاتے وقت قائم مقام صدر کی حیثیت سے دورہ کر رہے تھے انہوں نے چیف انجینئر کو ہدایت کر دی تھی کہ سیلاب کمیشن کی طرف سے آخری منظوری حاصل ہونے تک بند کا ابتدائی کام شروع کر دیا جائے۔

نہری پانی کے تنازع کے متعلق اس ماہ کے آخر تک سمجھوتہ ہو جانے کی توقع

یہ سمجھوتہ پہلے آخری منظوری کیلئے دونوں حکومتوں کو بھیجا جائے گا۔

راولپنڈی ۱۴ر دسمبر۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کل بتایا کہ نہری پانی کے تنازعہ پر اس وقت عالمی بنک پاکستان اور بھارت کے نمائندوں کی جو بات چیت واشنگٹن میں جاری ہے وہ دسمبر کے آخر میں ختم ہو جائے گی۔ آپ نے کہا کہ بات چیت میں حصہ لینے والے پاکستانی وفد سے ابھی کوئی تازہ پیغام موصول نہیں ہوا۔ لیکن توقع ہے کہ پانی کی بہم رسانی کے بین الاقوامی معاہدہ کے موٹے موٹے اصول بات چیت کے موجودہ مرحلہ میں ہی طے ہو جائیں گے۔ کیونکہ اب گفتگو کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نظر نہیں آتی۔

باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ اس مہینے کے آخر تک واشنگٹن میں پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں میں سمجھوتہ ہو جائے گا۔ بعد میں یہ سمجھوتہ آخری منظوری کے لئے دونوں حکومتوں کو بھیجا جائے گا۔ اور چند مہینے بعد معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے۔

— لاہور ۱۴ر دسمبر۔ وزیر بحالیات جنرل محمد اعظم خان نے کل کراچی سے لاہور پہنچکر بتایا کہ وقف متروکہ جائدادوں کے انتظام وغیرہ کے متعلق قانون جلد نافذ کر دیا جائے گا۔

جرمن نومسلم برادر ناصر وہلم نیکوشکی کی ربوہ میں آمد

ربوہ ۱۴ر دسمبر۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے بیرونی ممالک سے احمدی احباب کی ربوہ میں آمد کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع کی گئی تھی عدن کے جناب السید عبد اللہ محمد عثمان الشبوطی اپنے بعض افراد خاندان کے ساتھ ۱۴ر دسمبر کو ربوہ پہونچے تھے۔ اب مورخہ ۱۲ر دسمبر ۱۹۵۹ء کو ہمارے جرمن نومسلم بھائی جناب ناصر وہلم نیکوشکی جرمنی سے ربوہ پہونچے ہیں۔ آپ ۱۴ر اکتوبر کو جرمنی سے روانہ ہو کر پہلے کولمبو پہونچے وہاں کچھ دن قیام کرنے کے بعد بمبئی اور دہلی ہوتے ہوئے لاہور وارد ہوئے۔ اور وہاں سے بذریعہ بس ربوہ تشریف لے آئے۔ آپ جنوری ۱۹۶۰ء کے اختتام تک یہاں مقیم رہیں گے۔ اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے کے بعد جو ان کے آنے کی اصل غرض ہے اپنے وطن واپس تشریف لے جائیں گے۔

۵۲ سالہ برادر ناصر وہلم نیکوشکی آج سے اڑھائی سال قبل ۲۲ر جون ۱۹۵۷ء کو جس روز ہمبرگ میں جماعت احمدیہ کی تعمیر کردہ پہلی مسجد کا افتتاح عمل میں آیا تھا اسلام قبول کر کے

(باقی صہ پر)

متحدہ عرب جمہوریہ لڑیگا

قاہرہ ۱۴ر دسمبر۔ سرکاری اخبار "الجمہوریہ" کے نگران اعلیٰ میجر صلاح سالم نے لکھا ہے کہ اگر اسرائیل نے دریائے اردن کا رُخ موڑ دیا تو متحدہ عرب جمہوریہ عربوں کے مفاد کے لئے لڑے گا۔

محترم بابو فقیر علی صاحب رضی اللہ عنہ ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر وفات پا گئے۔

— انا للہ وانا الیہ راجعون —

ربوہ ۱۴ر دسمبر۔ نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم جناب بابو فقیر علی صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کل مورخہ ۱۴ر دسمبر ۱۹۵۹ء بروز اتوار علی الصبح تین بجکر ۱۰ منٹ پر قریباً اسّی سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔

نماز جنازہ کل نماز عصر کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و کلا صاحبان دفاتر کے کارکنان اور دیگر اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مرحوم موصی تھے لہذا جنازہ مقبرہ بہشتی لے جایا گیا۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے بھی جنازہ کو خاصی دور تک کندھا دیا۔ کثیر التعداد احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بھی جنازے کے ہمراہ مقبرہ بہشتی تشریف لے گئے۔ جہاں محترم بابو صاحب کی نعش کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔

بابو صاحب محترم احمدیت کے سچے فدائی نیک اور عابد و زاہد بزرگ تھے۔ نماز باجماعت اور

(باقی صہ پر)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی-اے، ایل ایل-بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

محبّت کا نتیجہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جنگ احزاب میں احزاب کی ناکامی کی وجہ جو بتائی ہے وہ نہایت لطیف ہے۔ آپ فرماتے ہیں :-

غرض اللہ تعالےٰ نے یہ ایک برکت رکھی ہوئی ہے کہ مومنوں کے دلوں کو وہ آپس میں جکڑ دیتا ہے اور مومنوں کے دلوں میں اپنے رسول کی محبت پیدا کر دیتا ہے۔

میور اسلام کا شدید ترین دشمن ہے مگر وہ بھی مسلمانوں کی فدائیت اور ان کی قربانی کے جذبہ کو تسلیم کرنے سے نہیں رہ سکا احزاب میں دشمن کا لشکر چوبیس ہزار تھا مگر وہ گھٹا کر پندرہ سولہ ہزار بتاتا ہے اور مسلمانوں کی تعداد صرف بارہ سو تھی مگر وہ اسے بڑھا کر دس ہزار بتاتا ہے اور پھر لکھتا ہے کہ حیرت آتی ہے کہ اتنا زبردست لشکر جمع ہؤا۔ اور پھر بھی وہ شکست کھا گیا۔ اس کے بعد وہ اس پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اصل بات یہ ہے کہ مکہ والوں اور یہود سے ایک غلطی ہو گئی۔ اور وہ یہ کہ انہوں نے یہ اندازہ نہیں لگایا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لڑنے والوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت ہے وہ چاہتے تھے کہ کسی طرح خندق کو عبور کر جائیں۔ یہ خندق جو چند دنوں میں کھودی گئی زیادہ سے زیادہ دو اڑھائی گز چوڑی ہو گی۔ اور گھوڑے بعض اوقات چار چار گز تک بھی چھلانگ لگا لیتے ہیں۔ پس اس خندق کو عبور کرنا ان کے لئے کوئی مشکل نہیں تھا چنانچہ کئی دفعہ ایسا ہؤا کہ ان کے گھوڑے اس خندق پر سے کود جاتے مگر ان سے غلطی یہ ہوئی کہ وہ سیدھے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کی طرف جاتے تھے اور سمجھتے تھے کہ اگر ہم نے ان کو مار لیا۔ تو سب کو مار لیا۔ . . . . . لیکن جس وقت وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کی طرف رُخ کرتے تھے مسلمان پاگل ہو جاتے تھے۔ اور وہ بھیڑوں اور بکریوں کی طرح اپنا سر کٹانے کے لئے آگے نکل آتے تھے چنانچہ باوجود جیتنے کے کفار کو اپنے گھوڑے دوڑا کر واپس آنا پڑتا تھا بلکہ بعض دفعہ ان کے گھوڑے بھی اس خندق میں گر جاتے تھے۔ پس انہوں نے غلطی یہ کی کہ وہ سب سے پہلے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرتے تھے۔ حالانکہ مسلمانوں کے دلوں میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اتنا عشق تھا کہ اس موقعہ پر ان کا بچہ بچہ مقابلہ کے لئے نکل کھڑا ہوتا تھا۔ یہ وہ محبت تھی۔ جو اللہ تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دی تھی۔

جنگ احزاب میں دشمن کی فوج اور مسلمانوں کی تعداد میں چوبیس ہزار اور بارہ سو کی نسبت تھی یعنی ایک مسلمان کے مقابلہ میں ۲۰ دشمن تھے۔ یہ تو انفرادی صورت حال ہے لیکن جہاں مجموعی طاقت کا اندازہ ہوتا ہے جتنی تعداد زیادہ ہوتی ہے اتنی نسبتاً طاقت بھی بڑھتی جاتی ہے۔ جیساکہ پنجابی میں بھی کہتے ہیں ایک ایک اور دو گیارہ یعنی ایک تو ایک ہوتا ہے لیکن جب مقابلہ میں دو ہوں تو طاقت دگنی نہیں بلکہ گیارہ گنا بڑھ جاتی ہے۔ اس سے اندازہ کیجئے کہ بارہ سو کے مقابلہ میں چوبیس ہزار کی طاقت کتنی المضاعف ہوگی۔

اس کے باوجود نتیجہ یہ ہؤا کہ بارہ سو نے چوبیس ہزار کا مونہہ پھیر دیا اور وہ راتوں رات اپنے خیمے اکھاڑ کر بھاگ گئے۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے مسلمانوں کے قلوب میں جو باہمی محبت رکھی گئی تھی اور جو والہانہ محبت مسلمانوں کو آنحضرت صلعم کے ساتھ تھی اس نے مسلمانوں کی طاقت کو دشمن کی مجموعی المضاعف طاقت سے بھی کئی گنا زیادہ کر دیا تھا اور دشمنوں کے دلوں میں ان کا ایسا رعب ڈال دیا تھا کہ ان کی حقیقی المضاعف مجموعی طاقت بھی پارہ پارہ ہو کر صفر کے درجہ پر پہونچ گئی تھی اور ان کی حالت ایسی ہو گئی تھی۔ جیساکہ اللہ تعالےٰ نے یہود اور کفار مکہ کے گٹھ جوڑ کے متعلق فرمایا "قلوبھم شتّٰی" یعنی وہ گٹھ جوڑ تو کرتے ہیں مگر ان کے دل متحد نہیں بلکہ متفرق ہیں۔ عرب سردار نعیم بن مسعود اشجعی نے جو دل سے مسلمان تھے۔ کفار کی اس حالت سے دراصل فائدہ اٹھایا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے پہلے ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف بدگمانیاں جو رکھی تھیں نعیم بن مسعود کے دل میں بھی اللہ تعالےٰ ہی نے وہ بات ڈالی تھی جس سے کفار مکہ اور یہود ایک دوسرے سے بدظن ہو گئے تھے اور دراصل جس نے احزاب کے سب کے حوصلے بھی پست کر دئے تھے اور احزاب ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی اپنے کمانڈروں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے خیمے اٹھا کر بھاگ اٹھے تھے اور چوبیس ہزار کا طوفانی لشکر صرف بارہ سو فدایان اسلام کے مقابلہ میں ہیچ ثابت ہؤا۔ یہاں تک کہ اس کے بعد کفار کو پھر کبھی مسلمانوں پر حملہ کرنے کا حوصلہ بھی پیدا نہ ہو سکا۔

یہ کیا ہے؟ کیا یہ معجزہ نہیں؟

بھارت میں کیتھولک چرچ پر پابندیاں

بھارت پارلیمنٹ میں مسٹر بھوپیش گپتا نے کیتھولک چرچ پر سیاسی سرگرمیوں کے خلاف پابندیاں لگانے کے متعلق ایک بل پیش کیا ہے۔ ہفت روزہ ریاست نے اس پر مندرجہ ذیل نوٹ لکھا ہے :-

"مسٹر بھوپیش گپتا نے پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کیا ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ کیتھولک چرچ پر ایسی پابندیاں عاید کی جائیں کہ ان کو سیاسی اغراض کے لئے استعمال نہ کیا جا سکے۔ اور پادریوں کو سیاسی سرگرمیوں سے باز رکھا جائے

ہم اس کے حق میں ہیں کہ عیسائی پادری اپنی کوششیں صرف مذہبی تبلیغ تک محدود رکھیں اور وہ سیاست میں دخل نہ دیں اور گرجوں کو بھی کسی سیاسی غرض کے لئے استعمال نہ کیا جائے مگر یہ مذہبی نزلہ صرف عیسائیوں پر ہی کیوں نازل کیا جا رہا ہے جبکہ اریہ سماج مندروں میں زبان کے نام پر گوردواروں میں خالصتان کے نام پر اور مساجد میں مسلم حقوق کے نام پر دن رات سیاسی تقریریں کی جاتی ہیں اور ان مذہبی معابد کو سیاسی اغراض کے لئے کھلے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ ہماری رائے میں ہندوستان کو مذہب اور سیاست کی ہم آغوشی کے خطرہ سے پاک رکھنے کی صورت صرف ایک ہی ہے کہ تمام مذہبی معابد پر پابندیاں عاید کی جائیں اور ان کو سیاسی اغراض کے لئے استعمال کرنا ایک قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے تاکہ مذہب کے نام پر کی جا رہی سیاسی شرانگیزی کا خاتمہ ہو ورنہ اس بل کے مطابق صرف عیسائی پادریوں پر پابندی کا عاید ہونا بے انصافی ہوگی جس پر حکومت کو غور کرنا چاہئیے"

(ریاست دہلی ۷ دسمبر ۱۹۵۹ء)

پابندیاں لگانے کا سوال تو ایک الگ بات ہے جہاں تک مختلف مذاہب کی عبادت گاہوں میں سیاسی سرگرمیوں کا تعلق ہے ہم اس امر کے خلاف ہیں کہ عبادت گاہوں کو سیاسی سرگرمیوں کے مراکز بنا دیا جائے سیاسی سرگرمیوں کا جو کچھ مفہوم آجکل لیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ایک خاص سیاسی پارٹی بنا کر ملکی سیاست میں حصہ لیا جائے ورنہ اس معنی میں کہ مذہب کا اخلاقی اثر سیاست پر ہونا چاہئیے۔ مذہب سیاست سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن جب مذہب کو بطور ایک سیاسی پارٹی کے سلوگن کے استعمال کیا جائے اور یہ نعرہ بازی کی جائے تمام رومن کیتھولک ایک الگ سیاسی پارٹی کے ارکان ہیں اس وقت واقعی ہم یہ کہیں گے کہ مذاہب کو سیاست میں دخل انداز نہیں ہونا چاہئیے۔

ہمیں معلوم نہیں کہ کیتھولک چرچ بھارت میں کیا سیاسی سرگرمیاں دکھا رہا ہے۔ لیکن یہ بات واضح ہے کہ بھارت میں دوسرے مذاہب والے جو کچھ بھی سیاسی پہلو سے کرتے ہیں وہ ہندو فرقہ پرستوں کی سرگرمیوں کے ردعمل میں ہوتا ہے۔ ہندو فرقہ پرست تنظیمیں جو کچھ بھارت میں کر رہی ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ سکھوں۔ مسلمانوں۔ عیسائیوں۔ بودھوں وغیرہ مختلف مذاہب کو ہندو فرقہ پرست تنظیموں کے خلاف اپنے آپ کو منظم کرنے اور سیاسی سرگرمیوں کا مظاہرہ کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے تو اس کی وجہ یقیناً وہ تعصب ہے جو خاص کر بعض اونچ جاتی فرقہ پرست ہندو ان مذاہب کے خلاف ظاہر کرتے ہیں اور کھلم کھلا کہتے ہیں کہ ہندوستان صرف ہندوؤں کے لئے ہے۔

اس لحاظ سے اخبار ریاست کا یہ مطالبہ صحیح ہے کہ اگر پابندیاں لگانی ہیں تو سب مذاہب کی عبادتگاہوں پر لگائی جائیں بلکہ ہم اس سے بھی آسان طریقہ بتاتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ اگر صرف ہندو فرقہ پرست تنظیموں پر سخت اور موثر پابندیاں لگائی جائیں تو کسی دوسرے مذاہب والوں پر پابندیاں لگانے کی ضرورت ہی نہ پڑے گی۔ اور سکھ ہندو۔ ہندو مسلم۔ ہندو عیسائی ہندو بدھ اور ہندو عیسائی سوال خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ اور تمام عبادت گاہوں سے سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا خطرہ خود بخود اٹھ جائے گا۔

جنگ کے متعلق اسلام کی زرّیں تعلیم

رقم فرمودہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۲

(۵) فرماتا ہے:-

یا ایھا الذین اٰمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبیّنوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلٰم لست مومناً تبتغون عرض الحیٰوۃ الدنیا فعند اللہ مغانم کثیرۃ کذالک کنتم من قبل فمن اللہ علیکم فتبیّنوا ان اللہ کان بما تعملون خبیراً۔

(سورہ نساء ع ۱۳)

یعنی اے مومنو! تم جب خدا کی خاطر لڑائی کے لئے باہر نکلو۔ تو اس بات کی اچھی طرح تحقیقات کر لیا کرو کہ تمہارے دشمن پر حجت تمام ہو چکی ہے۔ اور وہ بہرحال لڑائی پر آمادہ ہے۔ اور اگر کوئی شخص یا جماعت تمہیں یہ کہے کہ میں تو صلح کرتا ہوں۔ تو یہ مت کہو کہ تو دھوکہ دیتا ہے اور ہمیں امید نہیں کہ ہم تجھ سے امن میں رہیں گے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو پھر تم خدا کی راہ میں لڑنے والے نہیں ہو گے بلکہ تم دنیا طلب قرار پاؤ گے۔ پس ایسا مت کرو کیونکہ جس طرح خدا کے پاس دین ہے اسی طرح خدا کے پاس دنیا کا بھی بہت سا سامان ہے۔ تمہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ کسی شخص کا مار دینا اصل مقصود نہیں تمہیں کیا معلوم ہے کہ کل کو وہ ہدایت پا جائے۔ تم بھی تو پہلے دین اسلام سے باہر تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے احسان کر کے تمہیں اس دین کے اختیار کرنے کی توفیق دی پس مارنے میں جلدی مت کیا کرو۔ بلکہ حقیقت حال کی تحقیق کیا کرو۔ یاد رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب واقف ہے۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جب لڑائی شروع ہو جائے۔ تب بھی اس بات کی اچھی طرح تحقیق کرنی چاہیئے کہ دشمن کا ارادہ جارحانہ لڑائی کا ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ دشمن جارحانہ لڑائی کا ارادہ نہ کرتا ہو بلکہ خود کسی خوف کے ماتحت فوجی تیاری کر رہا ہو۔ پس پہلے اچھی طرح تحقیقات کر لیا کرو۔ کہ دشمن کا ارادہ جارحانہ جنگ کا تھا۔ تب اس کے سامنے مقابلہ کے لئے آؤ۔ اور اگر وہ یہ کہے کہ میرا ارادہ تو جنگ کرنے کا نہیں تھا میں تو صرف خوف کی وجہ سے تیاری کر رہا تھا۔ تو تمہیں یہ نہیں کہنا چاہیئے کہ نہیں تمہاری جنگی تیاری بتاتی ہے۔ کہ تم ہم پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ ہم کس طرح سمجھیں کہ ہم تم سے مامون اور محفوظ ہیں بلکہ اس کی بات کو قبول کر لو۔ اور یہ سمجھو کہ اگر پہلے اس کا ایسا ارادہ بھی تھا تو ممکن ہے بعد میں اس میں تبدیلی پیدا ہو گئی ہو۔ تم خود اس بات کے زندہ گواہ ہو۔ کہ دلوں میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے تم پہلے اسلام کے دشمن تھے مگر اب تم اسلام کے سپاہی ہو۔

(۶) پھر دشمنوں سے عہد کے متعلق فرماتا ہے:-

الا الذین عاھدتم من المشرکین ثم لم ینقصوکم شیئاً ولم یظاھروا علیکم احداً فاتموا الیھم عھدھم الی مدتھم ان اللہ یحب المتقین۔

(سورہ توبہ ع ۱)

یعنے مشرکوں میں سے وہ جنہوں نے تم سے کوئی عہد کیا تھا۔ اور پھر انہوں نے اس عہد کو توڑا نہیں۔ اور تمہارے خلاف تمہارے دشمنوں کی مدد نہیں کی۔ عہد کی مدت تک تم بھی پابند ہو۔ کہ معاہدہ کو قائم رکھو یہی تقوے کی علامت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ متقیوں کو پسند کرتا ہے۔

(۷) ایسے دشمنوں کے متعلق جو برسر جنگ ہوں۔ لیکن ان میں سے کوئی شخص اسلام کی حقیقت معلوم کرنا چاہے فرماتا ہے۔

وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغہ مامنہ

(سورہ توبہ ع ۱)

یعنے اگر برسر جنگ مشرکوں میں سے کوئی شخص اس لئے پناہ مانگے کہ تمہارے ملک میں آکر اسلام کی تحقیقات کرنا چاہتا ہے تو اس کو ضرور پناہ دو۔ اتنے عرصہ تک کہ وہ اچھی طرح اسلام کی تحقیقات کرے اور قرآن کریم کے مضامین سے واقف ہو جائے پھر اس کو اپنی حفاظت میں اس مقام تک پہنچا دو جہاں وہ جانا چاہتا ہے۔ اور جسے اپنے لئے امن کا مقام سمجھتا ہے۔

(۸) جنگی قیدیوں کے متعلق فرماتا ہے۔

ما کان لنبی ان یکون لہ اسریٰ حتی یثخن فی الارض

(انفال ع ۹)

کسی نبی کی شان کے مطابق یہ بات نہیں کہ وہ اپنے دشمن کے قیدی بنا لے سوائے اس کے کہ باقاعدہ جنگ میں قیدی پکڑے جائیں۔ یعنے یہ رواج جو اس زمانہ تک بلکہ اس کے بعد بھی صدیوں تک دنیا میں قائم رہا ہے کہ اپنے دشمن کے آدمیوں کو بغیر جنگ کے ہی پکڑ کر قید کر لینا جائز سمجھا جاتا تھا۔ اسے اسلام پسند نہیں کرتا۔ وہی لوگ جنگی قیدی کہلا سکتے ہیں جو میدان جنگ میں شامل ہوں اور لڑائی کے بعد قید کئے جائیں۔

(۹) پھر ان قیدیوں کے متعلق فرماتا ہے۔

فاما منا بعد واما فداءً (محمد ع ۱)

یعنے جب جنگی قیدی پکڑے جائیں تو یا تو احسان کر کے انہیں چھوڑ دو۔ یا ان کا بدلہ لے کے ان کو آزاد کر دو

(۱۰) اگر کوئی قیدی ایسے ہوں جن کا بدلہ دینے والا کوئی نہ ہو یا ان کے رشتہ دار ان کے اموال پر قابض ہونے کے لئے یہ چاہتے ہوں کہ وہ قیدی رہیں تو ایسے لوگوں کے متعلق فرماتا ہے۔

والذین یبتغون الکتاب مما ملکت ایمانکم فکاتبوھم ان علمتم فیھم خیراً و اٰتوھم من مال اللہ الذی اٰتاکم (سورہ نور ع ۵)

یعنے تمہارے جنگی قیدیوں میں سے ایسے لوگ جن کو نہ تم احسان کر کے چھوڑ سکتے ہو اور نہ ان کی قوم نے ان کا فدیہ دے کر انہیں آزاد کروایا ہے۔ اگر وہ تم سے یہ مطالبہ کریں کہ ہمیں آزاد کر دیا جائے۔ ہم اپنے پیشہ اور ہنر کے ذریعہ سے روپیہ کما کر اپنے حصہ کا جرمانہ ادا کر دیں گے۔ تو اگر وہ اس قابل ہیں کہ آزادانہ روزی کما سکیں۔ تو تم ضرور انہیں آزاد کر دو۔ بلکہ ان کی اس کوشش میں خود بھی حصہ دار بنو۔ اور خدا نے جو کچھ تمہیں دیا ہے۔ اس میں سے کچھ روپیہ ان کے

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

انسان جس قدر اعلیٰ مراتب اور مدارج کو حاصل کرنا چاہتا ہے

اسی قدر اسے زیادہ اور سخت محنت اور وقت کی ضرورت ہوتی ہے

"یہ مسلمانوں کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ ان کا خدا دعاؤں کو سننے والا ہے۔ کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ ایک طالب دعا نہایت رقت اور درد کے ساتھ دعائیں کرتا ہے۔ لیکن اس کی دعا کے نتائج میں تاخیر اور توقف ہوتا ہے تو اس کی وجہ کیا ہوتی ہے؟ دعاؤں کی قبولیت کی تاخیر کے وقت یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اول تو دنیا کے تمام کاروبار تدریجی ہوتے ہیں۔ مثلاً دیکھو ایک انسان کے بچہ کو پورا جوان بننے کے لئے کس قدر مراحل اور منازل طے کرنے پڑتے ہیں۔ پھر ایک بیج سے درخت بننے کے لئے کس قدر توقف ہوتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح پر اللہ تعالیٰ کے قدرتی امور کا نفاذ بھی تدریجاً ہوتا ہے۔ پھر اس توقف میں مصلحت الٰہی بھی ہوتی ہے کہ انسان اپنے عزم اور عقد اور ہمت میں پختہ ہو جائے۔ اور اسے معرفت الٰہی میں استحکام اور پورا پورا رسوخ حاصل ہو۔ کیونکہ قاعدہ کی بات ہے کہ انسان جس قدر اعلیٰ مراتب اور مدارج حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اسی قدر اسے زیادہ اور سخت محنت اور وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۴۵ ۴۶)

آزاد کرنے میں صرف کرو۔ دو یعنی ان کے حصہ کا جو جنگی خرچ بنتا ہے یا اس میں سے کچھ مالک چھوڑ دے یا دوسرے مسلمان مل کر اس قیدی کی مالی امداد کریں اور اسے آزاد کرا دیں۔

یہ وہ حالات ہیں جن میں اسلام جنگ کی اجازت دیتا ہے اور یہ وہ قواعد ہیں جن کے ماتحت اسلام جنگ کی اجازت دیتا تھا چنانچہ قرآن کریم کی ان آیات کی روشنی میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مزید تعلیمات مسلمانوں کو دیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) کسی صورت میں مسلمانوں کو مثلہ کرنے کی اجازت نہیں ہے (مسلم)

(۲) مسلمانوں کو کبھی جنگ میں دھوکہ بازی نہیں کرنی چاہیئے (مسلم)

(۳) کسی بچے کو نہیں مارنا چاہیئے اور نہ کسی عورت کو پادریوں پنڈتوں اور دوسرے مذہبی راہنماؤں کو قتل نہیں کرنا چاہیئے (طحاوی)

(۵) بڈھے کو نہیں مارنا چاہیئے۔ بچے کو نہیں مارنا چاہیئے۔ عورت کو نہیں مارنا چاہیئے اور ہمیشہ صلح اور احسان کو مدنظر رکھنا چاہیئے (ابوداؤد)

(۶) جب لڑائی کے لئے مسلمان جائیں تو اپنے دشمنوں کے ملک میں ڈر اور خوف پیدا نہ کریں اور عوام الناس پر سختی نہ کریں (مسلم)

(۷) جب لڑائی کے لئے نکلیں تو ایسی جگہ پر پڑاؤ نہ ڈالیں کہ لوگوں کے لئے تکلیف کا موجب ہو اور کوچ کے وقت ایسی طرز پر نہ چلیں کہ لوگوں کے لئے رستہ چلنا مشکل ہو جائے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا سختی سے حکم دیا ہے۔ فرمایا جو شخص ان احکام کے خلاف کرے گا اس کی لڑائی اس کے نفس کے لئے ہو گی۔ خدا کے لئے نہیں ہو گی (ابوداؤد)

(۸) لڑائی میں دشمن کے منہ پر زخم نہ لگائیں (بخاری و مسلم)

(۹) لڑائی کے وقت کوشش کرنی چاہیئے کہ دشمن کو کم سے کم نقصان پہنچے۔ (ابوداؤد)

(۱۰) جو قیدی پکڑے جائیں ان میں سے جو قریبی رشتہ دار ہوں ان کو ایک دوسرے سے جدا نہ کیا جائے (ابوداؤد)

(۱۱) قیدیوں کے آرام کا اپنے آرام سے زیادہ خیال رکھا جائے (ترمذی ابواب السیر)

(۱۲) غیر ملکی سفیروں کا ادب اور احترام کیا جائے۔ وہ غلطی بھی کریں تو ان سے چشم پوشی کی جائے (ابوداؤد کتاب الجہاد)

(۱۳) اگر کوئی شخص جنگی قیدی کے ساتھ سختی کر بیٹھے تو اس قیدی کو بلا معاوضہ آزاد کر دیا جائے۔

(۱۴) جس شخص کے پاس کوئی جنگی قیدی رکھا جائے وہ اسے وہی کھلائے جو خود کھائے اور وہ کپڑا پہنائے جو خود پہنے (بخاری)۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہی احکام کی روشنی میں مزید یہ حکم جاری فرمایا کہ عمارتوں کو گرایا مت اور پھل دار درختوں کو کاٹو مت (موطاء امام مالک)

ان احکام سے پتہ لگ سکتا ہے کہ اسلام نے جنگ کے روکنے کے لئے کیسی تدابیر اختیار کی ہیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کس عمدگی کے ساتھ ان تعلیمات کو جامۂ عمل پہنایا اور مسلمانوں کو ان پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ نہ موسیٰ کی تعلیم اس زمانہ میں عدل کی تعلیم کہلا سکتی ہے اور نہ وہ اس زمانہ میں قابل عمل ہے اور نہ مسیح کی تعلیم اس زمانہ میں قابل عمل کہلا سکتی ہے اور نہ کبھی بھی عیسائی دنیا نے اس پر عمل کیا ہے۔ اسلام ہی کی تعلیم ہے جو قابل عمل ہے اور جس پر عمل کر کے دنیا میں امن قائم رکھا جا سکتا ہے۔

بے شک اس زمانہ میں مسٹر گاندھی نے دنیا کے سامنے یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ جنگ کے وقت بھی جنگ نہیں کرنی چاہیئے۔ لیکن جس تعلیم کو مسٹر گاندھی پیش کر رہے ہیں اس پر دنیا میں کبھی عمل نہیں ہوا کہ ہم اس کی برائی اور خوبی کا اندازہ کر سکیں۔ مسٹر گاندھی کی زندگی میں ہی کانگرس کو حکومت مل گئی تھی۔ اور کانگرسی حکومت نے فوجوں کو ہٹایا نہیں بلکہ وہ یہ تجویزیں کر رہی ہے کہ آئی این اے کے وہ افسر جو برطانوی گورنمنٹ نے ہٹا دیئے تھے ان کو دوبارہ فوج میں ملازم رکھا جائے بلکہ کانگرسی حکومت کے ہندوستان میں قائم ہونے سات دن کے اندر اندر وزیرستان کے علاقہ میں نہتے آدمیوں پر ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے بم گرائے گئے ہیں۔ خود گاندھی جی تشدد کرنے والوں کی تائید میں اور ان کے چھوڑ دینے کے حق میں گورنمنٹ پر ہمیشہ زور دیتے رہے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نہ گاندھی جی نہ ان کے پیرو اس تعلیم پر عمل کر سکتے ہیں اور نہ کوئی ایسی معقول صورت دنیا میں پیش کر سکتے ہیں جس سے معلوم ہو کہ قوموں اور ملکوں کی جنگ میں اس تعلیم پر کس طرح کامیاب طور پر عمل کیا جا سکتا ہے بلکہ منہ سے اس تعلیم کا وعظ کرتے ہوئے اس کے خلاف عمل کرنا بتاتا ہے کہ اس تعلیم پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔ پس اس وقت تک دنیا کا تجربہ ہے اور عقل جس حد تک انسان کی رہنمائی کرتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی طریقہ صحیح تھا جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار کیا۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ ۱۸۱ تا ۱۸۷)

---

(۴) احکام دے تاکہ جماعت کے افراد کے علاوہ دیگر عوام بھی اس سے مستفید ہوں۔

امین الرشید ہاشمی

سیکرٹری ادارہ بین الاقوامی دوستی جالندھر

اسلام کی حقیقت

(از مکرم روحی کنجاہی لائلپور)

اے سرزمین ربوہ! تجھ پہ ہو لاکھ رحمت
دینِ محمدی کی قائم ہے تجھ سے عظمت

تیرے جواں نمازی تیرے جوان غازی
قرآن پڑھ رہے ہیں واللہ ہیں نیک فطرت

تیرے سپوت غالب آجائیں گے عدو پہ
ہاتھوں میں ان کے دیکھا ہے پرچم صداقت

سارے جہان سے ہے تیری فضا نرالی
ہر دم برس رہی ہے تجھ پہ خدا کی رحمت

تیری ترقیوں سے مجھ پہ عیاں ہوا ہے
ہر گوشۂ جہاں پہ چمکے گی احمدیت

عرفان و معرفت کی در اصل کان تو ہے
پنہاں ہیں تجھ میں لاکھوں دُرہائے بیش قیمت

کیونکر نہ ہو مبارک ربوہ کی سیر روحی
روشن ہوئی ہے مجھ پر اسلام کی حقیقت

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ

جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں تبدیلی منظور فرمائی ہے اب جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۵۹ء کی بجائے مورخہ ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء (بروز جمعہ-ہفتہ-اتوار) کو ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہوں

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

ایک مراسلہ

ریلوے کرایہ میں رعایت اور جلسہ سالانہ

مدیر محترم! روزنامہ "جنگ" راولپنڈی مورخہ ۳ دسمبر میں ریلوے کرایہ میں رعایت کے زیر عنوان یہ خبر پڑھ کر مسرت ہوئی کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے نے تیسری آل پاکستان ہومیوپیتھک سائنس کانفرنس میں شریک ہونے والے ڈاکٹروں کے لئے خاص رعایت کا اعلان کیا ہے۔ اسی قسم کی رعایت کا مطالبہ ناظم صاحب استقبال سالانہ جلسہ ربوہ نے ریلوے حکام سے اخبار الفضل مورخہ ۱۲؍۱۱؍۵۹ء کے ذریعہ کیا ہے جس کی پر زور تائید کرتا ہوں۔ کیونکہ اگر ریلوے اخبار نویسوں، طلباء، ڈاکٹروں اور دیگر میلے اور عرسوں میں شرکت کرنے والے زائرین کو کرایہ میں خاص رعایت دی جا سکتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اس مذہبی جماعت کے زائرین کے لئے ایسی سہولت بہم نہ پہنچائے خصوصاً جبکہ اس میں غیر معمولی فائدہ نظر آ رہا ہو۔ موجودہ صورت میں انہوں نے لکھا ہے کہ صرف ۱۵۰۰۰ افراد ریلوے پر سفر کرتے ہیں اور رعایت کی صورت میں ظاہر ہے ۱۰۰ فی صد افراد ریل میں سفر کریں گے جن کی تعداد ایک لاکھ کے لگ بھگ ہوتی ہے۔ لہٰذا ریلوے حکام سے اس درخواست پر غور کرنے کی اپیل کرتا ہوں کہ وہ اسی سال سے ہی سسٹم کو نصف شرح پہ جاری کئے جانے کے (م)

بنیادی جمہوریتیں — اور — دیہی ترقی

۲۷ اکتوبر ۱۹۵۸ء سے قبل کا نظام حکومت اس لحاظ سے پاکستان کے لئے سودمند نہ تھا کہ اس میں دیہات میں بسنے والی ۸۵ فیصد آبادی کا کوئی پرسان حال ہی نہ تھا یہ ۸۵ فی صد آبادی ہماری ریڑھ کی ہڈی ہے اگر ہم اسے نظر انداز کر دیں تو ہم اپنے ملک میں کوئی بھی منصوبہ پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا سکتے۔

یہ جاننے کے باوجود کہ ہماری معیشت زرعی ہے اور اس پر ہماری آبادی کا انحصار ہے ہم اسے ترقی یافتہ صورت دینے کے لئے کچھ بھی نہ کر سکے وہ لوگ جو ان گاؤں کے نمائندے ہونے کے دعویدار تھے صرف اس وقت اپنے ووٹروں کو زیارت بخشتے جب ان کو ووٹ کی ضرورت ہوتی منتخب ہو جانے کے بعد شہروں کی عالیشان کوٹھیوں میں وہ امارت کی زندگی بسر کرتے اور وہ وعدے جو انہوں نے اپنے دیہاتی ووٹروں سے کئے ہوتے کبھی بھی شرمندۂ معنی نہ ہو سکتے جب ملک میں انقلاب آیا۔ اسمبلیاں توڑ دی گئیں اور آئین منسوخ کیا گیا۔ تو قائد انقلاب نے اپنی پہلی تقریر میں فرمایا کہ ہم ملک میں جمہوریت کی بحالی کے خواہاں ہیں۔ لیکن وہ جمہوریت ایسی ہوگی جو ہمارے بھائیوں کی سمجھ میں آ سکے گی۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے اپنے قابل ساتھیوں کے ساتھ ایک ایسے نظام کی طرح ڈالنے کا منصوبہ بنایا جو ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو بنیادی جمہوریتوں کے قانون کے نفاذ کی شکل میں ظاہر ہوا۔

بنیادی جمہوریتیں جیسا کہ نام سے ظاہر ہے ایسے ادارے ہیں جو قوم کی بنیاد سے شروع کئے گئے ہیں یعنی دیہات سے اور وہ دیہاتی جو اس سے قبل عضو معطل بنا کے رکھ دیئے گئے تھے۔ اب اپنی قسمت کے خود مالک ہوں گے۔ اور ان کو اس امر کے اختیارات ہوں گے کہ وہ اپنی فلاح و بہبود کے لئے جو اقدامات مناسب سمجھیں اٹھائیں۔

بنیادی جمہوریتوں کے تحت ایک گاؤں یا دو چھوٹے چھوٹے گاؤں جن میں ۸ سے ۱۰ سو تک ووٹر ہوں گے۔ اپنا ایک نمائندہ منتخب کریں گے اور اسی قسم کے دس یا کم و بیش نمائندے ملکر ایک یونین کونسل قائم ہو گی ان دس منتخب ممبروں کے علاوہ پانچ اور ممبر نامزد ہوں گے یہ وہ اشخاص ہوں گے جن کی دیانت، شرافت اور ایمانداری مسلّم ہو پچھلی حکومتوں میں سب سے بڑی خامی یہی تھی کہ ان میں ان اوصاف کے لئے کوئی جگہ نہ تھی یہ سب مل کر اپنا ایک صدر چن لیں گے۔ یہ صدر ان کی نمائندگی تحصیل کونسل میں کرے گا۔ تحصیل کونسلوں میں مختلف محکموں کے نمائندے بھی ممبر مقرر کئے جائیں گے۔ تحصیل کونسل کا صدر تحصیلدار ہو گا۔ اسی طرح ایک ضلع میں مختلف تحصیلوں کے نمائندے اور سرکاری محکموں کے سربراہ ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر ہونگے اور اس کے صدر ضلع کے ڈپٹی کمشنر ہوں گے اسی طرح پھر ایک ڈویژن میں مختلف ضلعوں کے منتخب نمائندے اور محکموں کے سربراہ ڈویژنل کونسل کے ممبر ہوں گے اور کمشنر اس کے صدر ہوں گے اور اس کے اوپر صوبائی ترقیاتی کونسل ہو گی جس کے صدر صوبہ کے گورنر سے رابطہ قائم رکھ سکے گا اور اس طرح گاؤں کے لوگ اپنی تمام ضروریات اور سکیموں کو خاطر خواہ طور پر سرانجام دے سکیں گے کیونکہ ان کے اس نظام میں دیہی ترقی کے نہایت روشن مواقع ہیں۔

ماضی میں دیہات میں کسی تکلیف کا ازالہ ممکن نہ تھا۔ مالیہ کا مسئلہ ہو یا صحت و صفائی کا۔ تعلیم کا مسئلہ ہو یا زرعی اور اقتصادی ترقی کا لوگ جب متعلقہ محکمے کی طرف جاتے تھے تو ان کی کوئی بات ہی نہ سنتا تھا۔ اور ان کے نام نہاد نمائندوں کو سیاسی جوڑ توڑ سے ہی اتنا وقت نہ ملتا تھا کہ وہ ان کے مسائل کو حل کرانے کی سعی کرتے نتیجہ یہ ہوتا کہ لوگ کڑھ کر بیٹھ جاتے اور قومی زندگی تعطل اور مایوسی کا شکار ہو کر رہ جاتی اب آپ دیکھئے کہ ایک گاؤں کا ایک آدمی جو اس گاؤں کی نمائندگی کرے گا وہ اسی گاؤں میں رہے گا اور ان کے دکھ سکھ کا شریک ہوگا۔ اگر اس گاؤں کو کسی چیز کی ضرورت ہوگی تو وہ اپنی کونسل کے سامنے اپنی ضروریات کو رکھے گا اور یہ بھی بتائے گا کہ اس کی ضرورت کیوں ہے؟ اور وہ کیونکر پوری ہو سکتی ہے؟ چونکہ یونین کونسل کا ایک نمائندہ تحصیل کونسل میں بھی ہو گا لہذا اگر اسے کسی محکمہ سے کوئی شکایت ہوگی تو اس کا ذکر وہ بحیثیت تحصیل ممبر ہونے کے تحصیلدار صاحب سے کر سکے گا۔ اور تحصیلدار چونکہ تحصیل کا چیئرمین ہوگا وہ اس شکایت کو رفع کرنے میں بہت سرعت سے کام لے گا۔ اب وہ مسئلہ چاہے کسی محکمہ سے تعلق رکھتا ہو۔ تحصیلدار صاحب اس کا فوری تدارک کر سکیں گے۔ کیونکہ تمام محکموں کے سربراہ تحصیل کونسل کے ممبر ہوں گے۔ اب آپ سوچئے کہ وہ شخص جسے دفتر کے چپراسی دفتر کے اندر گھسنے نہیں دیتے تھے اور جو تحصیلدار صاحب سے بات کرتے ہوئے گھبراتا تھا اب تحصیلدار صاحب کے پاس بیٹھ کر اپنے گاؤں کی ترقی و خوشحالی کے متعلق نہ صرف گفتگو کرے گا بلکہ اس کے لئے جو مناسب اقدامات ہوں گے وہ اٹھائیگا اور سارے محکمے اس سے تعاون کریں گے اس سے دیہاتوں میں اعتماد پیدا ہوگا اور وہ بڑھ چڑھ کر قومی ترقی میں حصہ لیں گے حقیقت یہ ہے کہ یہ نظام اتنا شاندار سادہ اور پُر اثر ہے کہ اس سے ہماری کایا پلٹ جائیگی اور ایک نئے اور روشن دور کا آغاز ہو گا۔

موجودہ دور میں کوئی منصوبہ یا سکیم پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتی جب تک کہ اس کے لئے سرمایہ نہ ہو بنیادی جمہوریتوں میں اس امر کی بھی گنجائش رکھی گئی ہے کہ ان کے پاس خاطر خواہ سرمایہ ہوتا کہ یہ اپنے ترقیاتی منصوبوں میں عملی رنگ بھر سکیں اس سلسلہ میں لوکل کونسلیں لوگوں پر ٹیکس عائد کر سکیں گی۔ لوکل ریٹ کا پچاس فی صد بھی لوکل کونسلیں لے لیں گی۔ اس کے علاوہ شادی بیاہ، چولہا۔ اور اس قسم کے دوسرے معمولی ٹیکس ان کونسلوں کے فنڈ میں جمع رہیں گے اس کے علاوہ حکومت بھی ان ترقیاتی کاموں میں کونسلوں کی مدد کرے گی اور یہ دیہات جو صدیوں سے پسماندگی اور افلاس کا شکار تھے نہ صرف ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائیں گے بلکہ دنیا کی قوموں میں فخر سے سر اونچا کر کے کھڑا ہو سکیں گے دیہات میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر دنگا فساد اور لڑائی جھگڑے عام ہیں اور اسکے نتیجہ میں طویل مقدمہ بازی انکو اپنے چنگل میں لے لیتی ہے۔ سرمایہ و مال مقدمہ بازی کی نذر ہو جاتا ہے باقی ضروریات کے لئے قرضہ لینا پڑ جاتا ہے۔ آخر کار تباہی ان کو ہر طرف سے اپنے گھیرے میں لے لیتی ہے۔ بنیادی جمہوریتوں کے قیام کے بعد اس قسم کی کوئی بات نہیں ہوگی لوکل اور یونین کونسلیں ہی ایسے جھگڑے نپٹا دیں گی۔ کیونکہ ان کو قانونی اختیارات بھی سونپے جائیں گے اور ہر کونسل اپنی پولیس رکھے گی جو دیہات کے نظم و نسق برقرار رکھنے میں لوکل اور یونین کونسلوں کی مدد کریگی اور اس طرح وہ دیہاتی جو لڑائی جھگڑوں اور فضول باتوں میں اپنی قوتیں ضائع کرتے تھے۔ اب ان کی یہی قوتیں ملک اور قوم کی بہتری میں صرف ہوں گی اور وہ بجا طور اپنے گاؤں کی تعمیر و ترقی میں حصہ لے سکیں گے۔ یہ سارا اثر بنیادی جمہوریتوں کے قیام کی وجہ سے ہوگا۔ کیونکہ ان سے قبل کوئی شخص اس نہج پر سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ گاؤں کے لوگوں کو انکی ضروریات پوری کرنے کی خاطر اختیارات بھی دیئے جائیں۔

پاکستان میں یہ ادارے ایک نئے اور شاندار دور کا آغاز ہیں گے اور ہمارے دیہات ان اداروں کے تحت ایک نئی کروٹ لیں گے۔ خوشحالی اور فارغ البالی کی کروٹ۔

(مرسلہ محکمہ تعلقات عامہ و اطلاعات ملتان ڈویژن)

درخواست دُعا

محترم ڈاکٹر حافظ بدرالدین احمد صاحب بورنیو کی پریکٹس آبادی کا رخ دوسری طرف ہو جانے . . اور پہلے وہاں سے ایک عرصہ غیر حاضر رہنے کے باعث کم ہو گئی تھی۔ اب آپ نے دس ہزار روپیہ قرض لے کر ایک ڈاکٹر کی دوکان حاصل کر لی ہے۔ اس سے قبل آپ نے ایک خطیر رقم خرچ کر کے دار التبلیغ قائم کرنے کی خاطر مکان تعمیر کیا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ ان کے کام میں برکت ہو اور سلسلہ کو وہاں ترقی و استحکام حاصل ہو اور ڈاکٹر صاحب کو بعد ازاں زندگی کا آخری حصہ مرکز میں گزارنے کی توفیق حاصل ہو۔ (خاکسار ملک صلاح الدین ایم اے قادیان)

دعائے مغفرت

میرے بھائی مکرم مبارک احمد صاحب بھٹی سٹیشن ماسٹر کسومو (مشرقی افریقہ) کا نوجوان لڑکا نعیم احمد بعمر ۱۸ سال دل کی ایک تکلیف کے باعث اچانک وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس سے قبل بھی اسی سال ان کا ایک نوجوان اور ہونہار بچہ اسی قسم کے دل کے عارضہ کے باعث وفات پا چکا ہے گویا ایک ہی سال میں ان کو اپنے دو نوجوان اور ہونہار بیٹوں کی وفات کا دوہرا صدمہ پہنچا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور اس کے والدین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے اور صبر جمیل عطا کرے اور جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے آمین۔ (خاکسار منصور احمد بھٹی دارالرحمت ربوہ)

تحریک جدید میں ہر احمدی فرد کو شامل ہونا چاہیئے

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد یعنی تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر یہ ارشاد فرمایا تھا کہ

"آپ آئندہ سال تحریک کے لئے اپنے وعدے لکھوائیں اور اپنے شہروں میں جا کر تمام احمدیوں سے لکھوائیں۔"

۱۔ ہر فرد کی شمولیت کی ضرورت اس تحریک میں حصہ لینا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر فرد کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

"یہ تحریک کسی خاص گروہ سے مختص نہیں بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا۔ ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے۔ کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ اسلام کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے۔ اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بے کار ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۴ ۱۱/۵۳)

۲۔ وعدہ جات کے حصول کی ذمہ داری حضور فرماتے ہیں۔ "پس چاہیئے کہ جماعت قربانی کے لئے تیار ہو جائے ہر احمدی فرد ہر سیکرٹری اور پریذیڈنٹ اور با رسوخ آدمی کا فرض ہے کہ

اوّل:۔ جماعت کے تمام افراد میں تحریک کرکے ان سے تحریک جدید کے وعدے لے۔

دوئم:۔ ان وعدوں کی اطلاع مرکز کو دے۔

سوئم:۔ پھر ان کی وصولی کے لئے پوری کوشش کرے۔"

لہٰذا عرض خدمت ہے۔ کہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں آپ اپنی مقامی جماعت کے تمام افراد سے وعدہ جات لے کر اس کی فہرست مرکز میں ارسال فرما دیں۔

اس موقعہ پر بعض جماعتوں نے بڑا اچھا نمونہ دکھایا ہے کہ وعدوں کے ساتھ ہی ادائیگی بھی کر دی ہے۔ آپ بھی اس کی سعی فرما دیں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

نوٹ:۔ آپ وعدہ جات کی فہرستیں قسط وار یہاں بھجواتے چلے جائیں۔ حتیٰ کہ سو فیصدی افراد کے وعدے آپ حاصل کر لیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ ربوہ کا اجلاس

مورخہ ۱۲/۸/۵۹ کو الجمعیۃ العلمیۃ کا ایک اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف منعقد ہوا۔ اجلاس کی تمام کارروائی عربی زبان میں ہوئی۔ اس اجلاس میں مکرم محمد عبداللہ عثمان الشبوطی نے (جو حال ہی میں اپنے بھائی اور کنبہ کے ساتھ عدن سے آئے ہیں) تقریر کی۔

مکرم ابو طالب صاحب افریقی نے تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز کیا۔ اور محمد اسلم صاحب قریشی نے عربی کے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے۔ مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق نے جو الجمعیۃ العلمیۃ کے نائب الرئیس (وائس پریذیڈنٹ) ہیں۔ عربی زبان میں مختصر سی تقریر کی جس میں عدن سے آمدہ بھائیوں کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد مکرم عثمان شبوطی صاحب محترم نے اپنی تقریر شروع فرمائی آپ کا موضوع تھا "کیف قبلت الاحمدیۃ" آپ نے تقریر کے دوران میں اپنے احمدی ہونے کے حالات سنائے اور اس ضمن میں اپنے چند رؤیا و کشوف کا بھی ذکر کیا نصف گھنٹہ تک آپ کی تقریر جاری رہی۔ بعد میں سوالات کا موقعہ بھی دیا گیا۔ آخر میں مکرم صاحب صدر نے صدارتی تقریر کی۔ دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

(عبد الحکیم جوزاء الامین للجمعیۃ العلمیۃ)

۱۔ بھرتی اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس

تنخواہ ۸۰/۔ ۵ ۔ ۱۰۰/۵ ۔ ۱۲۰ ۔ سواری الاؤنس ۱۵/۔ ۔ وردی مکان سرکاری۔ امیدواران بغرض انٹرویو ڈسٹرکٹ سیلکشن بورڈ کے سامنے پیش ہوں گے۔ آخری انتخاب سنٹرل سیلکشن بورڈ کرے گا۔

شرائط:۔ باشندہ راولپنڈی رینج ایف اے۔ غیر شادی شدہ عمر ۱/۳/۶۰ کو ۱۸ تا ۲۵۔ قد ۵-۷ چھاتی ۳۳ تا ۳۴½"

درخواستیں مشتمل بر مفصل کوائف معہ مصدقہ نقول اسناد دکارڈ دفتر روزگار ۳۱/۱۲/۵۹ تک۔

(پ ۔ ٹ ۹/۱۲/۵۹)

(ناظر تعلیم)

تعمیر فنڈ انصار اللہ

کیا آپ موعودہ رقم پوری کر چکے ہیں؟

مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اراکین کے تعاون سے مجلس کے مرکزی دفاتر اور ہال کی تعمیر کر دی ہے۔ مجلس کے صدر محترم کی ان تھک محنت اور ذاتی نگرانی کے نتیجہ میں یہ عمارت نہایت عمدہ اور مضبوط تعمیر ہوئی ہے۔ گزشتہ اجتماع کے موقعہ پر جو احباب تشریف لائے تھے۔ وہ عمارت کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے۔ اب اس کی تکمیل۔ قرضہ کی ادائیگی۔ کوارٹروں کی تعمیر۔ اور پانی کا انتظام اور احاطہ کی زیبائش کا کام باقی ہے مجلس شوریٰ نے مختلف حلقے تقسیم کرکے ہر حلقہ کے ذمہ کچھ رقم مقرر کر دی تھی۔ آپ اپنے حلقے کا جائزہ لیں کہ کیا آپ موعودہ رقم پوری کر چکے ہیں۔ اگر نہیں تو بقایا جلد سے جلد وصول کرکے مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ اس کام کو مکمل کیا جا سکے۔ اور مرکزی عہدہ داران اپنی توجہ دوسرے ضروری کاموں کی طرف مبذول کر سکیں۔ سالانہ اجتماع پر آپ یہ عزم لے کر گئے تھے۔ کہ آپ تعمیر فنڈ کی پوری رقم آخر دسمبر تک ضرور بھجوا دیں گے۔ اسے عملی جامہ پہنا کر عند اللہ ماجور ہوں جزاھم اللہ خیرا"

(نائب مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مجلس انصار اللہ کا مالی سال مجالس جلد توجہ فرمائیں!

مجلس انصار اللہ کا مالی سال ۳۱ر دسمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ ابھی کئی مجالس ایسی ہیں۔ جنہوں نے اپنا بجٹ پورا نہیں کیا۔ گذشتہ مجلس شوریٰ کے موقعہ پر بعض نمائندگان نے مرکز کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ مجلس مرکزیہ بجٹ کیوں پورے کا پورا خرچ نہیں کرتی چونکہ ہمارے اخراجات کا انحصار آمد پر ہے۔ اور آمد کا بجٹ پورا کرنا بیرونی مجالس کے ذمہ ہے۔ اس لئے تمام عہدہ داران مجالس انصار اللہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے فرض کو ادا کریں۔ مرکز انشاء اللہ اپنے فرض کو پورا کرنے میں کوتاہی نہیں کریگا۔ پس اپنے بقایا جات جلد مرکز میں بھجوا دیجئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(نائب مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

۲۔ بھرتی پراسیکیوٹنگ سب انسپکٹرس

تنخواہ ۱۲۰ ۔ ۸ ۔ ۱۶۰/۱۰ ۔ ۲۱۰ ابتدائی تنخواہ ۱۶۰/۔ شپیشل الاؤنس ۳۰/۔ سواری الاؤنس ۱۲/۔ ۔ وردی و مکان سرکاری۔ منظور شدہ امیدواران کا ٹسٹ (انٹرویو) بمقام لاہور۔

شرائط:۔ باشندہ اضلاع لاہور۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ بی اے ایل ایل بی۔ عمر ۱۸ تا ۳۰ قد ۵-۷" چھاتی ۳۳ ۔ ۳۴½"۔

درخواستیں مع مصدقہ نقول اسناد دکارڈ دفتر روزگار بنام ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس لاہور رینج لاہور

(پ ۔ ٹ ۹/۱۲/۵۹)

(ناظر تعلیم)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے والد میاں ایم غلام رسول صاحب آف ڈیرہ بابا نانک حال بنی سرروڈ سے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے

(عبد المنان بھٹی گول بازار ربوہ)

۲۔ خاکسار کو جوڑوں کی دردوں سے نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

(صوبیدار محمد یعقوب بھیروی)

۳۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب تشویشناک علالت میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت و بزرگانِ سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ اُن کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

(مبشر احمد ۹/۲۲ قلعہ لچھمن سنگھ راوی روڈ لاہور)

۴۔ خاکسار اور اہلیہ اور بچے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ تمام بزرگانِ و درویشان کی خدمت میں شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

(محمد ابراہیم احمدی موضع سانگرہ)

۵۔ خاکسار کے خالو جان قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحوم کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اپنا قرب بخشے۔ (آمین)

(محمود احمد نسیم معلّم وقفِ جدید النور آباد سندھ)

۶۔ میرے چھوٹے بھائی عزیز منصور احمد کو دیوانہ کتا کاٹ گیا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و درویشانِ قادیان صحت و تندرستی کے لئے دعا کریں۔

(چوہدری رفیق احمد جمیل قائد خدام الاحمدیہ منٹگمری)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضرور تفصیل کے ساتھ مطلع فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۳۵۷ میں محمد صدیق سلیمی ولد محمد ابراہیم قوم ارائیں پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۹۶ گ ب ڈاک خانہ چک نمبر ۱۰۰ گ ب ضلع لائلپور حال مقیم فضل عمر ہوسٹل ربوہ۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۷/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری آمد بذریعہ وظیفہ جو والدین کی طرف سے ملتا ہے۔ مبلغ ۱۶/- سولہ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

فقط المرقوم محمد صدیق سلیمی ولد محمد ابراہیم ساکن چک نمبر ۹۶ گ ب ڈاک خانہ چک نمبر ۱۰۰ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور۔

العبد:۔ محمد صدیق

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

گواہ شد:۔ سرفراز خان کارکن بیت المال

نمبر ۱۵۴۹۶ میں عبدالرحمن ولد محمد اسمٰعیل قوم گوجر پیشہ تجارت و زمینداری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گئو شالہ سمندری روڈ لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۹/۵۹ حسب وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت حسب ذیل ہے۔ میری اس وقت ڈیڑھ ایکڑ زمین واقعہ چک نمبر ۲۵۵ ر ب نواں پنڈ تحصیل و ضلع لائلپور ہے جس کی قیمت اندازاً دو ہزار ۲۰۰۰/- روپے ہوتی ہے۔ منقولہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ میری آمد بذریعہ تجارت مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

المرقوم فضل کریم سیکرٹری وصایا لائلپور شہر ۱۱/۹/۵۹

العبد:۔ نشان انگوٹھا عبدالرحمن

گواہ شد:۔ احمد فضل الدین ننگوی وصیت ۲۵۳۰ شاہی چوک محلہ دارالفضل مکان ۱۳۵۷/ڈی لائل پور۔

گواہ شد:۔ شیخ فضل حسین ولد عبداللہ بقلم خود کارخانہ بازار لائل پور۔

نمبر ۱۵۴۹۷ میں امۃ الرشید بنت مولوی عطاء محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری آمد اس وقت ماہوار ۱۲۰/- روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ آئندہ جو بھی جائیداد میں پیدا کروں۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میری وفات کے بعد جو بھی ترکہ ہوگا۔ اس کے ۱/۱۰ حصے کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط

الراقمہ:۔ امۃ الرشید بنت مولوی عطاء محمد صاحب ٹیچرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ مکان نمبر ۱۰۰ حال محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ ۱/۱۰/۵۹

گواہ شد:۔ عطاء محمد والد موصیہ ۱/۱۰/۵۹

نمبر ۱۵۴۹۸: میں امۃ السلام بنت مولوی عطا محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری آمد اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری آمد اس وقت ماہوار ۵۰/- روپے ہے میں اپنی ماہوار آمد کے جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ آئندہ جو بھی جائیداد میں پیدا کروں اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور میری وفات کے بعد جو بھی ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ امۃ السلام بنت مولوی عطا محمد صاحب ٹیچرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ

گواہ شد۔ عطا محمد والد موصیہ۔ ربوہ

گواہ شد قاضی عبدالرحمن سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

نمبر ۱۵۴۹۹: میں جنت بی بی زوجہ چوہدری محمد اسحٰق صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ساٹھ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن حال گنگا پور چک نمبر ۵۹۱ گ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ۳۲/۸ روپے۔ زیور طلائی وزن ۶ تولہ جس کی قیمت موجودہ بحساب ۱۳۰/- روپے فی تولہ مبلغ ۷۸۰/- روپے بنتی ہے بمعہ حق مہر کل رقم ۸۱۲/۸ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد کوئی اور جائیداد اور آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط

المرقوم ادریس احمد ولد عبدالغفار چک نمبر ۵۹۱ گ ب گنگا پور ضلع لائلپور

الامۃ نشان انگوٹھا جنت بی بی۔ زوجہ چوہدری محمد اسحٰق صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۵۹۱ گ ب۔

گواہ شد۔ محمد اسحٰق بقلم خود خاوند موصیہ

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت حال چک نمبر ۵۹۱ گ ب گنگا پور

نمبر ۱۵۵۰۰ میں مریم صدیقہ زوجہ میاں محمد لطیف صاحب شاکر قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ناگریاں ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ مئی ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد میں کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی ۱۱۰/- روپے۔ نکلس طلائی وزنی آٹھ ماشے قیمتی مبلغ ۷۵/- روپے کل ۱۸۵/- روپے کا زیور میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دیتی رہوں گی اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ مالک ہوگی نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد بھی اگر کوئی مزید میری جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرا حق مہر مبلغ تین صد روپیہ بذمہ خاوند میاں محمد لطیف شاکر ہے اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ الامۃ مریم صدیقہ۔

گواہ شد میاں محمد لطیف شاکر ابن میاں محمد عالم صاحب مکان نمبر ۳-۱/۵۵ رام نند اسٹریٹ فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ خاوند موصیہ

گواہ شد غلام احمد ناصر ابن میاں نیک عالم ملازم محکمہ کسٹم ہاؤس گوادر حال مقیم مکان نمبر ۳-۱/۵۵ رام نند اسٹریٹ فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ

ٹیوٹوریل گروپ "عمل" کے عہدیداروں کا انتخاب

مؤرخہ ۳ دسمبر بروز جمعرات ٹیوٹوریل گروپ "عمل" ٹی۔آئی۔ کالج ربوہ کے عہدیداروں کا انتخاب زیر صدارت پروفیسر حمید اللہ صاحب ظفر عمل میں آیا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے:۔

پریذیڈنٹ ۔ محمد اسلم خان صاحب فورتھ ایئر

وائس پریذیڈنٹ ۔ رانا حمید خاں ظفر صاحب تھرڈ ایئر

سیکرٹری ۔ مبشر احمد صاحب طاہر۔ سیکنڈ ایئر

جائنٹ سیکرٹری چوہدری انیس محمود صاحب فرسٹ ایئر

(سیکرٹری [illegible])

محترم بابو فقیر علی صاحبؓ کی وفات

(بقیہ صفحہ اول)

اور تہجد کا خاص التزام فرماتے ۔ زندگی بھر سلسلہ کی جملہ تحریکات میں حسب استطاعت بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے خاص طور پر تبلیغ کا بیحد شوق تھا۔ جہاں کہیں بھی رہے نہایت مستعدی اور بیباکی سے فریضۂ تبلیغ ادا کیا۔ دینی ذوق و شوق اور مطالعہ کا یہ عالم تھا کہ امسال بھی جبکہ آپ عمر کے تقاضے اور مسلسل بیماری کی وجہ سے بہت نحیف اور کمزور ہو گئے تھے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے امتحان ترجمہ قرآن مجید میں شریک ہوئے اور جملہ انصار میں دوم پوزیشن لے کر اجتماع کے موقع پر انعام حاصل کیا۔

۱۹۲۸ء میں جب پہلی بار بٹالہ سے قادیان تک ریلوے لائن ممتد ہوئی تو اس وقت آپ ریلوے میں ملازم تھے آپ محکمے کی طرف سے قادیان کے پہلے اسٹیشن ماسٹر مقرر ہوئے آپ کی سب سے بڑی خوش بختی یہ تھی کہ اللہ تعالے نے آپ کو محترم جناب مولوی نذیر احمد صاحب علی مرحوم رضی اللہ عنہ جیسا قابل فخر فرزند عطا کیا جنہوں نے مغربی افریقہ میں سالہا سال تک رئیس التبلیغ کے طور پر نہایت اخلاص محنت و جانفشانی اور کامیابی کے ساتھ اپنے مفوضہ فرائض کو سرانجام دیا اور بالآخر ۱۹۵۵ء میں وہیں وفات پاکر شہادت کا مرتبہ پایا۔ آپ کے دوسرے فرزند مکرم جناب بابو بشیر احمد صاحب قیام پاکستان کے بعد سے اپنے تجارتی کاروبار کے سلسلہ میں مگھیانہ میں مقیم ہیں اور امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ کے طور پر خدمات بجا لا رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالے محترم بابو صاحب مرحوم رضی اللہ تعالے عنہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اپنے خاص قرب سے نوازے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

صدر ایوب کے استقبال کی تیاریاں

حیدر آباد ۱۴ دسمبر۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں اپنے مغربی پاکستان کے دورہ کے سلسلہ میں ۱۵ دسمبر کو حیدر آباد پہنچ رہے ہیں۔ آپ کے استقبال کی بڑے زور شور سے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ حیدر آباد میں ۱۰ بجے صبح یاقت میڈیکل کالج کے عقبی میدان میں ایک جلسہ عام میں بنیادی جمہوریتوں کے موضوع پر خطاب کریں گے۔

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینجر)

درخواستِ دعا

میری نانی صاحبہ محترمہ بیگم چوہدری محمد الٰہی خانصاحب مرحوم آف تلونڈی موسیٰ خان ضلع گوجرانوالہ میں بیمار ہیں بزرگانِ سلسلہ قادیان کے درویش حضرات اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(مشتاق زہرہ۔ ربوہ)

جرمن نومسلم کی ربوہ میں آمد (بقیہ صفحہ اوّل)

سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ اُس وقت سے آپ اسلامی علوم کا برابر مطالعہ کر رہے ہیں اور شدید خواہش رکھتے ہیں کہ علم دین حاصل کر کے اپنے ہم وطنوں تک کامیابی کیساتھ اسلام کا پیغام پہنچانے کے قابل ہو سکیں۔ اسی غرض کے پیش نظر آپ نے امسال مرکز سلسلہ میں آکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ یاب ہونے کا فیصلہ کیا۔ اور بالآخر ایک طویل سفر کے بعد ربوہ تشریف لے آئے۔

اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ مرکز سلسلہ میں آپ کا آنا مبارک کرے اور آپ کو مزید استقامت عطا فرما کر صحیح معنوں میں اسلام کا خادم بنائے۔ (آمین)

دُعائے مغفرت

میری ماموں زاد بہن عزیزہ سعیدہ بیگم بنت مرزا غلام نبی چغتائی سیالکوٹ اچانک بعمر ۲۸ سال سرگودھا میں وفات پا گئی۔ مورخہ ۱۱ دسمبر بعد نماز جمعہ جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ربوہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بعد تجہیز و تکفین دُعا فرمائی۔ احباب دُعا مغفرت فرمائیں۔ مرحومہ نہایت ہی نیک بچی تھی۔

(راقم عبد الرحمٰن صابر جنرل سیکرٹری — گوجرانوالہ —)

درخواستِ دُعا

برادرم مکرم مرزا بشیر احمد بیگ صاحب کراچی کی اہلیہ صاحبہ کے پتہ کا اپریشن ہوا ہے پتے سے چنے کے برابر ۳۴ عدد پتھری کی گولیاں برآمد ہوئیں۔ اپریشن کامیاب رہا۔ بزرگان سلسلہ درویشان قادیان و دیگر احباب جماعت کی خدمت میں درخواستِ دُعا ہے۔

(امۃ الحی سعیدہ ربوہ)